مدینۃ المسیح

ڈلہوزی ۲۸ جون (بذریعہ ڈاک) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت آج اس وقت ناساز ہے۔ اعصابی کمزوری اور حرارت ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اچھی ہے۔ اہل بیت اور خدام خیریت سے ہیں۔ خاکسار حشمت اللہ

قادیان ۲۹ ماہ احسان۔ حضرت نواب محمد علی خاں صاحب کے متعلق کل لاہور سے یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضرت نواب صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ کوئی افاقہ نہیں۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

سید منصورہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بیمار ہیں۔ احباب انکی صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو مرض حبس البول کی شکایت ہے اور تکلیف بڑھتی جا رہی ہے احباب دعائے صحت کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۲ | ۳۰ ماہ احسان ۱۳۲۳ ہش | ۸ رجب ۱۳۶۳ ھ | ۳۰ جون ۱۹۴۴ء | نمبر ۱۵۱

روزنامہ الفضل قادیان ۸ رجب ۱۳۶۳ھ

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نماز میں خشوع و خضوع کس طرح پیدا ہو سکتا ہے

فرمودہ ۱۴ اپریل ۴۴ء بعد نماز مغرب

(مرتبہ مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل)

نماز ہر حالت میں ادا ہونی چاہیئے

فرمایا۔ "ذکر الٰہی" میری ایک کتاب ہے اس میں بہت سے ایسے طریق میں نے بیان کئے ہیں۔ جن سے نماز میں خشوع و خضوع کی حالت پیدا ہو سکتی ہے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ سب سے پہلی چیز ہر انسان کو یہ مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کہ خشوع وخضوع پیدا ہو یا نہ ہو۔ نماز ایک فرض ہے جو اس نے ادا کرنا ہے۔ یہ چیزیں زوائد کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اگر مل جائیں۔ تو خدا تعالےٰ کا انعام ہیں۔ اور اگر نہ ملیں۔ تو ان چیزوں کے نہ ملنے کی وجہ سے اللہ تعالےٰ کے عائد کردہ فرض کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ تم نماز خدا تعالےٰ کا حق ادا کرنے کے لئے پڑھتے رہو۔ اگر تمہیں نماز میں لذت نہیں آتی تو بے شک نہ آئے تم اپنا فرض ادا کرتے چلے جاؤ۔ جسے نماز میں لذت نہ آئے وہ کیا کرے لیکن بہرحال اس امر سے بھی انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ جس شخص کو نماز میں پوری لذت نہیں آتی۔ اس کی ذمہ واری اوروں سے بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ اس کا دل صاف نہیں۔ اور جس شخص کا دل صاف نہیں اُسے اور زیادہ توجہ سے نماز پڑھنی چاہیئے۔ اگر چار رکعتوں سے اُس کا دل صاف نہیں ہوا۔ تو اُسے آٹھ رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ آٹھ رکعتوں سے دل صاف نہیں ہوا۔ تو بارہ پڑھنی چاہئیں یہاں تک کہ اس کا دل صاف ہو جائے۔ بہرحال جہاں تک خشوع وخضوع کا تعلق ہے۔ انسان کو پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ کہ خشوع وخضوع پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ وہ اپنی پوری جدوجہد سے شیطان کا مقابلہ کرتا رہے جب اس کا دل صاف ہو جائے گا۔ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُسے یہ زائد انعام بھی حاصل ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ سوال کیا گیا ہے کہ خشوع وخضوع کس طرح پیدا ہو سکتا ہے۔ اس لئے مَیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ خشوع وخضوع اُس وقت پیدا ہوتا ہے۔ جب کوئی چیز جو انسان کے قبضہ میں ہو اُس سے چھن جائے۔ تب اُس کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے کہ کوئی چیز میرے پاس تھی جو اب نہیں رہی۔ یا تب درد پیدا ہوتا ہے۔ جب کسی چیز کے حصول کے لئے انسان کے اندر سچی تڑپ پائی جاتی ہو۔

درد کس طرح پیدا ہوتا ہے

گویا درد دو ہی صورتوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اول ایسی صورت میں جب انسان کے پاس چیز تو ہو مگر وہ جاتی رہے تب اُسے سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جیسے لوگوں کے رشتہ دار مر جاتے ہیں تو انہیں صدمہ ہوتا ہے۔ یا کسی چیز کے حصول کی سچی تڑپ ہو۔ تب اس کے دل میں درد پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ چاہتا ہے کہ وہ چیز اُسے مل جائے۔ جیسے کوئی شخص ملازمت کی تلاش میں ہو۔ تو اس کے دل میں درد ہوتا ہے کہ مجھے جلدی کوئی ملازمت مل جائے اور اگر کوئی جگہ خالی ہوتی ہے۔ اور وہاں کئی لوگوں کی درخواستیں پہنچ جاتی ہیں۔ تو وہ گھبرایا ہوا اِدھر اُدھر دوڑتا پھرتا ہے کہ معلوم نہیں۔ افسر کس کی سفارش کریگا۔ یا اس کے ہاں اولاد نہیں ہوتی۔ تو روتا ہے کہ اولاد کیوں نہیں۔ اولاد مر جائے۔ تو روتا ہے کہ مر کیوں گئی۔ شادی نہیں ہوتی تو روتا ہے۔ کہ شادی کیوں نہیں ہوتی۔ شادی ہو جائے اور پھر بیوی مر جائے تو روتا ہے کہ مر کیوں گئی۔ مال نہیں ہوتا تو روتا ہے کہ مال کیوں نہیں ملتا۔ اور مال ضائع چلا جاتا ہے تو روتا ہے کہ مال ضائع کیوں چلا گیا۔

طلب کی شدید خواہش

تو خشوع وخضوع کا اصل گر یہی ہے۔ کہ کسی چیز کی طلب کی شدید خواہش انسان کے اندر پائی جائے۔ یا کسی کی کوئی پیاری چیز اس سے کھوئی جائے۔ نماز میں بھی خشوع وخضوع پیدا کرنے کے یہی دو طریق ہیں۔ یا تو انسان کو اپنی بدیوں اور گناہوں پر یقین ہو اور وہ چاہتا ہو کہ میرے گناہ مجھ سے دور ہو جائیں۔ میرا خدا مجھے معاف کرے اور مجھے بھی اپنی رضا اور خوشنودی سے حصہ دے۔

سورۃ فاتحہ کا ایک جلوہ عام انسانوں کیلئے

ایسی شدید خواہش کی صورت میں جب نماز میں وہ الحمد للہ رب العلمین کہے گا۔ تو الحمد للہ رب العالمین کہتے ہی اُسے اپنے گناہوں کا خیال آجائیگا۔ اور کہیگا خدایا تُو تو رب العالمین ہے تیرا کیا حرج ہے کہ تو میرا گناہ بھی معاف کر دے۔ اور مجھے بھی اپنی آغوش رحمت میں لے لے۔ وہ ان الفاظ کو جونہی اپنی زبان سے نکالیگا۔ بے اختیار اس کے آنسو گرنے شروع ہو جائینگے۔ وہ رو پڑیگا اور کہیگا اے خدا میں بھی تو تیرے عالمین میں سے ایک فرد ہوں۔ پھر کیا تیری نظر رحمت مجھ گنہگار کی طرف نہیں اٹھیگی اور کیا میں یونہی چیختا چلاتا تیرے دروازہ پر مر جاؤنگا۔ پھر جب رحمانیت کا ذکر آئیگا۔ تو اُسے خیال آئیگا کہ اللہ تعالےٰ تو وہ ہے جو بغیر کسی کام اور بغیر کسی طلب کے اپنے انعامات سے اپنی مخلوق کو حصہ دیتا ہے۔ اس موقعہ پر پھر سے اپنے گناہ یاد آجائیں گے۔ اور وہ کہیگا۔ اے خدا میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے پاس کوئی نیکی نہیں مگر تُو تو رحمٰن ہے۔ تجھ سے اگر میں یہ امید رکھوں کہ بغیر کسی نیکی کے ہی تو اپنی رحمانیت کے طفیل مجھے معاف فرما دیگا۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ یہ کہکر وہ رحیمیت پر پہنچیگا اور کہیگا۔ خدایا تو رحیم بھی ہے۔ ...

ایڈیٹر۔ غلام نبی

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

کی نیکی کو ضائع نہیں کرتا۔ بے شک میں گنہگار ہوں۔ مگر کون ایسا انسان ہے۔ جس کے اندر گناہ ہی گناہ ہوں۔ اور نیکی کا ایک شمہ بھی اس کے اندر نہ پایا جاتا ہو۔ دنیا میں کوئی انسان ایسا نہیں ہوتا۔ جس سے کبھی نہ کبھی کوئی نیکی کا کام سرزد نہ ہوا ہو۔ جب دنیا میں یہ کیفیت ہے۔ تو اس نظارہ کو دیکھ کر اور خدا تعالےٰ کی رحیمیت کو جلوہ نما پا کر وہ خدا تعالےٰ سے کہیگا کہ بے شک میری نیکیاں کم ہیں۔ اور گناہ زیادہ۔ مگر تیری صفت تو رحیم ہونے کی بھی ہے۔ تو چھوٹی سی بات کا بہت بڑا انعام دے دیتا ہے۔ پھر اگر تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے۔ اور میری کسی چھوٹی سی نیکی کو قبول فرما لے۔ تو یہ تیری شان کے عین مطابق ہے۔

اس کے بعد مالک یوم الدین کے الفاظ آجاتے ہیں۔ اور وہ کہتا ہے خدایا تو تو میرا مالک ہے۔ اگر میں کسی جج کے پاس جاتا۔ تو وہ کہتا۔ کہ چونکہ تیرا یہ جرم ہے اس لئے میں مجبور ہوں۔ کہ تجھے اتنی سزا ضرور دوں۔ مگر تو مالک ہے۔ تیرا اختیار ہے کہ اگر تو چاہے تو مجھے معاف بھی کردے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کا شکر ادا کرتا ہے۔ کہ میرا معاملہ ایسی ذات کے سامنے پیش ہے۔ جو مالک ہے ایسی ذات کے سامنے پیش نہیں جو محض جج کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس طرح وہ قدم بقدم چلکر ہر موقعہ پر اپنے مطلب کی بات نکال لیتا ہے۔ اور کہتا ہے خدایا جب تو میرا مالک ہے۔ تو مجھے معاف فرما دے۔ اور مجھے اپنی رحمت کے سایہ تلے جگہ دے۔

اسی طرح ایاک نعبد و ایاک نستعین، اسی طرح اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم اور اسی طرح غیر المغضوب علیھم ولا الضالین پر وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کو جذب کرتا چلا جاتا ہے۔ اور کوئی آیت بھی ایسی نہیں آتی جس پر وہ خدا تعالےٰ کو اُسی صفت کا واسطہ دیکر جس کا آیت میں ذکر ہوتا ہے اپنی کھوئی ہوئی متاع کو واپس نہیں لے لیتا۔ ایاک نعبد کہہ کر وہ اللہ تعالےٰ کے حضور مجسم التجا بن جاتا ہے۔ اور کہتا ہے خدایا میں تیرا ایک بندہ ہوں۔ مگر تیرے مقابلہ میں ایک مکھی کے برابر بھی میری حیثیت نہیں مکھی مار کر تو نے کیا کرنا ہے۔ تو تو بہت بڑی ہستی ہے۔ اور میں اتنی ذلیل چیز ہوں۔ کہ تیرے ایک ادنےٰ اشارہ سے تہس نہس ہو سکتا ہوں۔ تیری طاقت اور تیری قوت اور تیری جبروت کا تقاضا یہی ہے۔ کہ مجھ پر اپنی رحمت کی نظر رکھ۔ میرے جیسے ذلیل کو تباہ کر کے تو نے کیا لینا ہے۔ پھر جب وہ ایاک نستعین کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی محبت کو پھر بھڑکاتا ہے۔ اور کہتا ہے خدایا تیرے سوا میرا اور کوئی نہیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے کہ بسا اوقات یہ کہتے ہی انسان پر رقّت طاری ہو جاتی ہے۔ وہ رو پڑتا ہے۔ اور کہتا ہے خدایا میرا تیرے سوا اور کون ہے۔ میں اگر تیرے پاس نہ آؤں تو کہاں جاؤں۔ پس اگر اس کو واقعہ میں اپنے گناہوں کا احساس ہوتا ہے۔ اور اسے اللہ تعالےٰ کی طرف سے معافی کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو قدم قدم پر اس کے لئے رقّت کا موقعہ ہوتا ہے۔

سورۂ فاتحہ کا متقیوں کے لئے ایک اور جلوہ

اور اگر فرض کرو یہ ایسے مقام پر ہے۔ جہاں اس سے گناہ صادر نہیں ہوتے۔ لیکن اللہ تعالےٰ کے قرب میں ترقی کرنے کا اسے شوق ہے۔ تب بھی آیت آیت پر اسے رقت پیدا ہو سکتی ہے۔ جب یہ الحمد للہ رب العالمین کہتا ہے۔ تو یہ الفاظ کہتے ہی اس کے دل میں خیال آتا ہے۔ کہ یا اللہ تو تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ اگر مجھے بھی تیرے قرب میں سے کچھ حصہ مل جائے۔ تو میں بھی زیادہ جوش سے تیری حمد کرونگا۔ مجھے تیرے وصل کی ضرورت ہے۔ جو ابھی ملا نہیں۔ بیشک میں الحمد للہ کہا کرتا ہوں۔ مگر الٰہی دنیوی لحاظ سے تیرے جس قدر انعامات ہیں۔ میں ان کے متعلق تیرا شکر ادا کیا کرتا ہوں۔ تو نے مجھے زبان دی۔ تو نے مجھے دل دیا۔ تو نے مجھے دماغ دیا۔ تو نے مجھے طاقت دی۔ تو نے مجھے آنکھیں بخشیں۔ جن سے میں دیکھتا ہوں۔ پاؤں دیئے جن سے میں چلتا ہوں۔ ہاتھ دیئے جن سے میں کام کرتا ہوں۔ اور میں تیری ایک ایک نعمت پر حمد کرتا ہوں۔ لیکن الٰہی اصل حمد تو اسی میں ہے کہ تو مل جائے۔ اگر تو مل جائے۔ تو جو حمد اس وقت میری زبان سے نکل سکتی ہے۔ وہ اس غفلت میں کہاں نکل سکتی ہے۔

پھر رحمانیت کا ذکر آتا ہے۔ تو کہتا ہے الٰہی تو تو مفت چیزیں لوگوں کو دیا کرتا ہے۔ پس جہاں تو نے اتنی چیزیں مفت عطا فرمائی ہیں وہاں اپنی محبت، اپنا پیار اور اپنا عشق بھی مجھے بخش دے۔ پھر جب رحیمیت کا ذکر آتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے خدایا تو تو عملوں کے نتائج بڑھ چڑھ کر دیا کرتا ہے۔ اور میں دیکھتا ہوں۔ کہ میں نے کام کوئی نہیں کیا۔ اور پھر بھی تو نے یہ یہ انعام مجھے عطا فرمایا ہے۔ لیکن الٰہی اصل چیز مجھے ابھی تک نہیں ملی۔ خدایا تیرے انعامات کے تواتر میں کیا ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ تیری محبت اور تیری معرفت اور تیرا وصال بھی مجھے میسر آجائے اور میں بھی تیرے پیاروں میں شامل ہو جاؤں۔

پھر مالک یوم الدین کے الفاظ آتے ہیں تو وہ عرض کرتا ہے۔ کہ خدایا تو جزا اور سزا کے وقت کا مالک ہے۔ اور تمام فیصلے تیرے حکم کے مطابق سرزد ہوتے ہیں۔ میں بھی تیرے حضور کھڑا ہوں۔ اور تجھ سے جزائے نیک کا طالب ہوں۔ بے شک مختلف لوگوں کو تو نے استحقاق کے طور پر جزا دی ہے۔ مگر تجھ سے مالک یوم الدین ہونے کے لحاظ سے نہ کہ ایک جج ہونے کے لحاظ سے میں یہ درخواست کرتا ہوں۔ کہ تو مجھے اس جزا میں اپنا قرب عطا فرما۔ اور اپنی محبت کی دولت سے متمتع فرما۔ کیونکہ تو جہاں آنکھیں دے سکتا ہے۔ کان دے سکتا ہے ناک دے سکتا ہے۔ وہاں لقاء الٰہی کی نعمت بھی دے سکتا ہے

ایاک نعبد کے الفاظ آتے ہیں۔ تو وہ کہتا ہے۔ حضور میں بندہ تو ہوں۔ مگر بندہ تو آقا کے پاس رہتا ہے۔ مجھے آپ نے کیوں پرے پھینک رکھا ہے۔ یہ تو مناسب نہیں کہ میں غلام ہو کر اپنے آقا سے دُور رہوں مجھے اپنے پاس ہی جگہ دیں۔ جہاں غلام رکھے جاتے ہیں۔ ایاک نستعین کے الفاظ آتے ہیں تو وہ کہتا ہے خدایا باقی کام ایسے ہیں جن میں تیری استعانت مشتبہ ہو جاتی ہے مثلاً انسان کو روٹی تو مل جاتی ہے۔ مگر چونکہ وہ بندے کے ہاتھ سے ملتی ہے۔ اس لئے سوائے ان لوگوں کے جنہیں اللہ تعالےٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ دوسروں کو اس بات پر پورا انشراح نہیں ہوتا۔ کہ روٹی خدا دے رہا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ یہ روٹی ہمارے بھائی نے دی ہے۔ یا باپ نے دی ہے یا بیٹے نے دی ہے۔ اسی طرح اور چیزیں بھی ایسی ہی ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ کی استعانت مشتبہ سی ہو جاتی ہے۔ مثلاً فرض کرو ایک کلرک تھا جسے تنخواہ مل گئی یا ایک مدرس تھا جسے تنخواہ مل گئی۔ یا ایک انجینئر تھا جسے تنخواہ مل گئی۔ تو گو دیتا ان سب کو اللہ تعالےٰ ہی ہے۔ مگر لوگوں کی نگاہ میں یہ معاملہ مشتبہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ فلاں نے محنت کی۔ اور دوسرے نے اسے تنخواہ دے دی۔ اس میں خدا کا کیا دخل ہے لیکن ایک چیز ایسی ہے۔ کہ اگر وہ تو دے دے تو کوئی شخص اس بات میں شبہ نہیں کر سکیگا۔ کہ وہ چیز تو نے ہی دی ہے۔ اور وہ چیز تیرا وصال اور قرب ہے۔ وصل یار ہی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے متعلق کوئی نہیں کہہ سکتا۔ کہ یہ کسی اور نے دیا ہے۔ پس وہ اللہ تعالےٰ کے حضور ایاک نستعین کہتے ہی عرض کرتا ہے۔ کہ الٰہی اگر تو مجھے اپنا لقا اور وصال بخش دے۔ تو اس بات میں کوئی شبہ نہیں کرے گا۔ کہ یہ چیز تو نے ہی دی ہے۔ پھر وہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم کے الفاظ جب دہراتا ہے۔ تو کہتا ہے خدایا میں کب تک لمبے لمبے راستے طے کرتا چلا جاؤنگا۔ کب تک یہ اندھیرے چلتے چلے جائیں گے۔ تو مجھے وہ راستہ دکھا جس پر جلد سے جلد چل کر میں تیرے قریب پہنچ سکوں پھر وہ انعمت علیھم کے الفاظ دہراتا ہے تو کہتا ہے یا اللہ تو نے فلاں کو بھی یہ انعام دیا۔ تو نے فلاں کو بھی یہ انعام دیا۔ ایک میں ہی ہوں جسے اب تک یہ انعام نہیں ملا۔ تو اپنے فضل سے مجھے بھی یہ انعام دے دے۔ تاکہ میں بھی تیرے منعم علیہ گروہ میں شامل ہو جاؤں تیرے خزانہ میں آخر کیا کمی آجائیگی۔ تو نے جب کثیر لوگوں کو یہ نعمت دیدی ہے۔ تو مجھے بھی اپنے فضل سے نعمت دیدے پھر وہ غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتا ہے اور اللہ تعالےٰ کے حضور عرض کرتا ہے۔ اے خدا اگر تیرا وصال مجھے نہ ملا۔ تو مجھے کسطرح یہ یقین آئیگا کہ میں مغضوب نہیں۔ یا میں گمراہوں میں شامل نہیں۔ مجھے کس طرح یہ اطمینان ہوگا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ میں تیرے بتائے ہوئے سیدھے راستہ پر ہی چل رہا ہوں۔ کسی اور راستہ پر نہیں چل رہا۔ کیونکہ اگر میں چلتا چلا جاتا ہوں۔ لیکن مجھے تُو نظر نہیں آتا۔ تو مجھے یہ یقین نہیں آسکتا۔ کہ میں مغضوب نہیں تھا یا میں ضالّ نہیں تھا۔ کیونکہ جب دروازہ کھلا تھا۔ تو ضروری تھا۔ کہ میں اس میں داخل ہو جاتا۔ پس مجھے یقین اور وثوق کے مقام پر کھڑا کرنے کے لئے اپنے لقاء کی نعمت سے متمتع فرما۔ تا مجھے یہ اطمینان ہو سکے۔ کہ میں مغضوب اور ضالّین میں نہیں ہوں۔ بلکہ تیرے محبوب اور پیارے لوگوں میں شامل ہوں۔

کبر کی وجہ سے خشوع پیدا نہیں ہوتا

غرض اگر انسان کے دل میں واقعہ میں اپنے گناہوں کا احساس ہو۔ یا خدا تعالےٰ کے ملنے کی تڑپ ہو۔ تو یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ نماز کے لئے کھڑا ہو۔ اور رقت اور خشوع وخضوع اسے پیدا نہ ہو۔ باقی کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو نماز میں اس لئے رقت نہیں آتی۔ کہ وہ گناہ تو کرتے ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ کہ ہم گناہوں سے پاک ہیں۔ ایسے لوگوں کو بھی رقت نصیب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ ان کے اندر کبر کا مادہ پایا جاتا ہے۔ اور انہیں اس بات کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ کہ گناہوں کا زنگ ہمیں اپنے دل سے دور کرنا چاہیئے۔ مجلس میں ذرا کسی کے خلاف کوئی بات کہہ دی جائے۔ تو وہ شخص جوش میں آکر کہنے لگ جاتا ہے۔ کہ مجھے تم جھوٹا سمجھتے ہو۔ یا مجھے تم چور سمجھتے ہو۔ اب چاہے وہ اس رنگ میں جھوٹا نہ ہو یا چور نہ ہو جس رنگ میں وہ سمجھتا ہے۔ لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ہزاروں بدیاں ایسی کرتا ہے۔ جو اسے جھوٹے یا چور سے کم نہیں رہنے دیتیں۔ ایسی صورت میں جب نماز میں کھڑا ہو تو اسے رقت کہاں نصیب ہو سکتی ہے جب اس کے دل میں گناہوں سے پاک ہونے کی خواہش ہی نہیں۔ جب اس کے دل میں وصل الٰہی کی تڑپ ہی نہیں۔ جب یہ گناہوں سے بچنے اور وصل الٰہی کے حاصل کرنے کے لئے کوئی کوشش ہی نہیں کرتا۔ تو خشوع وخضوع اسے کہاں حاصل ہو سکتا ہے دنیا میں اگر کسی کو کسی عورت سے محبت ہوتی ہے۔ تو وہ اس کے باپ کے پاس جاتا ہے اور کہتا ہے مجھ پر رحم کرو۔ اور اپنی لڑکی میرے ساتھ بیاہ دو۔ نوکری کی خواہش ہوتی ہے۔ تو انسان افسر کے پاس جاتا اور اسے کہتا ہے۔ کہ مجھ پر رحم کرو۔ اور مجھے اس ملازمت پر رکھ لو۔ پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کے دل میں وصال الٰہی کی تڑپ ہو۔ گناہوں سے بچنے کی خواہش ہو۔ اور وہ اس کے لئے کوئی جد وجہد کوئی کوشش اور کوئی سعی نہ کرے۔

رقت حاصل کرنے کے دو ذرائع

پس نماز میں رقت حاصل کرنے کے دو ہی ذرائع ہیں۔ اگر انسان گنہگار ہو۔ تو اسے یہ احساس ہو کہ میں گنہگار ہوں۔ اور مجھے ان سے پاک ہونا چاہیئے۔ اور اگر اس سے اوپر کا مقام وہ رکھتا ہو۔ تو اس کے دل میں یہ احساس ہو۔ کہ مجھے خدا مل جائے۔ یہ دو چیزیں ہوں۔ تو آپ ہی آپ رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ باقی حالتیں بدلتی رہتی ہیں کسی دن خشوع وخضوع زیادہ ہوتا ہے۔ اور کسی دن خشوع وخضوع کم ہوتا ہے۔ اور یہ کمی بیشی اللہ تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت ہوتی ہے۔ ضروری ہے کہ انسان اپنے گناہوں کو یاد کرے۔ اور اللہ تعالےٰ کی محبت کے جوش میں اس کے آستانہ پر گرا رہے۔ اور اپنی معروضات اس کے سامنے پیش کرتا رہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ جو شخص دن میں ایک بار بھی خدا کے آگے نہیں روتا۔ اس نے اپنے ایمان کا کیا نمونہ دکھایا۔ تو کوشش یہ ہونی چاہیئے۔ کہ کم از کم دن میں ایک مرتبہ خدا کی محبت دل پر غالب آجائے۔ اور اگر کسی وقت خدا کی محبت دل پر غالب آجائے۔ تو اسی اللہ تعالےٰ کے حضور رونے کا ضرور موقعہ مل جائے گا۔ اور درحقیقت وہی وقت دعا کی قبولیت کا ہوتا ہے۔ اگر کسی کو یہ بات میسر نہیں تو کم سے کم اسے اتنا ہی مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ خشوع وخضوع میسر آتا ہے یا نہیں میرا کام یہی ہے۔ کہ میں خدا تعالےٰ کے حکم کو بجا لاؤں۔ اور اس کی عبادت کرتا چلا جاؤں۔ جب کوئی شخص اس نیت اور اس ارادہ سے نماز پڑھتا چلا جائے گا۔ تو کسی وقت یہ نماز خود بخود اس کے اندر خشوع وخضوع پیدا کر دے گی۔ کیونکہ خدا کے حکم کو ماننے والا بغیر انعام کے نہیں رہتا۔ وہ رحیم ہے۔ اور رحیم کا کام یہ ہے۔ کہ وہ اپنی درگاہ سے سچی محنت کرنے والے کو بغیر انعام کے واپس نہیں لوٹاتا۔ ہاں یہ ضروری ہے۔ کہ اس کی نماز ویلٌ للمصلین والی آیت کے ماتحت نہ آتی ہو۔ اگر محض عادت کے طور پر وہ نماز پڑھتا ہے یا ریاء اور لوگوں میں شہرت حاصل کرنے کے لئے نماز پڑھتا ہے تو اسے کچھ نہیں ملے گا۔ لیکن اگر نماز کا وقت آجائے۔ تو اس کے اندر ایک بے کلی سی پیدا ہو جائے اور کہے کہ چاہے مجھے رقت نہیں آتی۔ چونکہ خدا کا حکم ہے اس لئے میں ضرور نماز پڑھوں گا۔ تو ایسا شخص مر ہی نہیں سکتا جب تک۔ کہ کوئی نہ کوئی درجہ رقت اور خضوع کا اسے حاصل نہ ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو لوگ ہمارے رستہ میں جدوجہد کرتے ہیں۔ ہم انہیں ضرور اپنے قرب میں جگہ دیتے ہیں۔ یہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ اور اللہ سچا ہے۔ لیکن اس کے ذاتی خیالات جھوٹے ہیں۔

حدیثوں میں آتا ہے ایک شخص رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ میرا بھائی بیمار ہے۔ آپ نے فرمایا جاؤ اُسے شہد پلاؤ۔ کیونکہ خدا نے شہد کو شفا قرار دیا ہے۔ وہ گیا اور اس نے شہد پلایا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد واپس آکر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ اس کی تکلیف تو بڑھ گئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اُسے شہد پلاؤ۔ وہ پھر گیا اور اسے شہد پلایا۔ مگر تھوڑی دیر کے بعد پھر آکر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ اسے تو بہت تکلیف ہوگئی۔ آپ نے فرمایا جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ خدا کا کلام سچا ہے لیکن تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ تو بات اصل میں یہی ہے کہ اگر پھر بھی اس میں خشوع وخضوع پیدا نہیں ہوتا۔ تو اس کے معنے یہ ہونگے کہ اس کی نماز دل میں ضرور ریاء تھا۔ یا اس نے تکبر اور خود پسندی کی وجہ سے اپنے ریا کو معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی۔ ورنہ اگر کوئی شخص خالصۃً لوجہ اللہ نمازیں ادا کرتا ہے۔ تو چاہے اس کے دل میں کیسے ہی خیالات پیدا ہوں۔ چاہے اس کی توجہ کسی طرف پھری رہے نتیجہ یہی ہوگا۔ کہ اسے ایک دن خشوع وخضوع ضرور حاصل ہو جائے گا؂

نام کتاب میں شائع کر دیئے جائینگے

آپ کے اخلاص اور آپ کے ایمان کا یہ تقاضہ ہونا چاہیئے۔ کہ آپ اس وقت تک آرام اور چین کا سانس نہ لیں۔ جب تک اپنا نہ صرف سال دہم کا چندہ ہی ۳۱ جولائی تک مرکز میں داخل کر دیں۔ بلکہ آپ اپنے گزشتہ سالوں کی ادا کردہ قربانی کا بھی محاسبہ کر لیں۔ یاد رہے آپ کو نو سالہ حساب ارسال کر دیا گیا تھا۔ اگر آپ کا کوئی گزشتہ سال خالی ہے۔ یا کسی سال کا بقایا ہے۔ تو وہ بھی ادا کر دیں۔ کیونکہ آپ کا نام پانچہزاری فوج کے رجسٹر میں صرف اسی صورت میں آسکتا ہے۔ جبکہ آپ کے دس سال کا چندہ پورا مرکز میں وصول ہو چکا ہو۔ اور یہی وہ فوج ہے۔ جس کے متعلق فرمایا تھا۔ ان فہرستوں کو ایک جگہ جمع کر کے اور ساتھ تحریک جدید کی مختصر سی تاریخ لکھ کر چھاپ دیا جائے گا۔ اور دفتر تحریک جدید تمام احمدیہ لائبریریوں میں یہ کتاب مفت بھیجے گا۔ مگر شرط یہی ہے۔ کہ آپ کے دس سال کا چندہ پورا ادا ہو۔ پس گزشتہ سالوں میں کوئی بقایا یا کوئی خالی سال ہے۔ تو سال دہم کے ساتھ وہ بھی ادا کر لیں۔ فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

موضع طغل والا اور اسکے دس میل کے حلقہ میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ

بحکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب گورداسپور ۲۷ جون ۱۹۴۴ء سے موضع طغل والا اور اس کے اردگرد دس میل کے اندر اندر تمام پبلک جلسے زیر دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری بند کئے گئے ہیں۔ اور یہ حکم پندرہ روز تک نافذ رہے گا؂ ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فلسطین کے احمدی احباب کا قابلِ رشک اخلاص و تقویٰ

مبلغ فلسطین چوہدری محمد شریف صاحب کی قابلِ تعریف خدمات

خدا تعالےٰ محض اپنے فضل و کرم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نام کو ہی اکنافِ عالم میں نہیں پہنچا رہا۔ بلکہ نہایت مخلص اور احمدیت کے شیدائی جماعت میں داخل کر رہا ہے۔ ذیل میں ڈاکٹر محمد رمضان صاحب کا ایک خط درج کیا جا رہا ہے۔ جو انہوں نے جنگی خدمات کے دوران میں چند دن کی رخصت لے کر فلسطین جانے کے بعد وہاں کی جماعت احمدیہ کے متعلق لکھا۔ اور جس میں اختصار کے ساتھ نہایت ہی خوشکن اور ایمان افزا حالات درج کئے۔

احباب اپنے فلسطین اور دوسرے ممالک کے مخلص بھائیوں کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ انہیں بیش از بیش اخلاص عطا کرے۔ اور دین کی عظیم الشان خدمات سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں :۔

سیدی حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ۔ پچھلے ماہ میں دو ہفتہ کی رخصت پر فلسطین اور شام گیا۔ اس عرصہ میں میرا زیادہ تر قیام چوہدری محمد شریف صاحب کے پاس رہا۔ کبابیر۔ حیفا اور دمشق کے احمدی احباب سے مل کر مجھے ان کے اخلاص اور تقوےٰ کی وجہ سے ازحد خوشی حاصل ہوئی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کرام میں پھر رہا ہوں۔ کبابیر میں وہاں اور حیفا کے دوستوں نے اپنے تعلق باللہ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور اور احمدی بھائیوں کے ساتھ اپنی والہانہ محبت کے مظاہروں اور دوسروں کی بے غرضانہ خدمت سے جنتی زندگی کا نمونہ بنا رکھا ہے۔ اس جنتی زندگی کے بنانے میں ہماری وہاں کی احمدی بہنوں اور ان کے بچے بچیوں کا بھی بہت دخل ہے۔ یہ سب مل کر خدا تعالےٰ کی رضا حاصل کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔ ہر وقت السلام علیکم۔ اھلاً وسھلاً اور احمدی بھائیوں کے ایک دوسرے سے گلے ملنے کے خوش آئند منظر سے خدا یاد آ جاتا ہے۔

ہمارے یہ مخلص احمدی بھائی جس طریق سے ہماری آؤ بھگت کرتے ہیں رضیف کرام کے فرائض سرانجام دیتے ہیں۔ ہمارے بوجھ اٹھاتے اور بطیب خاطر و اصرار سے ہم پر خرچ کرتے ہیں۔ وہ ایک نہ مٹنے والا نقش دلوں پر چھوڑ جاتا ہے۔

چوہدری محمد شریف صاحب جو حضور کے ارشاد کے ماتحت اپنے عملی نمونہ اور شبانہ روز کی شدید محنت سے احقاق حق اور احمدی افراد کی تربیت میں مشغول ہیں نے تو اپنے اخلاص اور محبت کی حد کر دی۔ چوہدری صاحب جس ایثار۔ قربانی اور جن حالات کے ماتحت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کر رہے ہیں وہ بذاتِ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر دال ہے۔ چوہدری محمد شریف صاحب تبلیغ و تربیت کرتے اور کراتے ہیں۔ البشریٰ کے لئے اور دوسرے مضامین لکھتے ہیں۔ خطوط کے جواب دیتے ہیں۔ مہمانوں کی نہایت خندہ پیشانی اور محبت سے تواضع کرتے ہیں۔ اور ہر ممکن طریق سے ان کی خدمت بجالاتے ہیں۔ پریس میں خود کام کرتے ہیں۔ چنانچہ میری موجودگی میں انہوں نے یوم التبلیغ کے لئے اشتہارات چھاپنے میں ایک ساری رات خرچ کر دی۔ سکول میں بھی پانچ چھ گھنٹے ان کے روزانہ خرچ ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اپنی اہلیہ کی وفات کے بعد اکثر خانگی امور انہیں خود سرانجام دینے پڑتے ہیں۔ ان حالات کے ماتحت میرے خیال میں انہیں ایک معاون کی اشد ضرورت ہے۔

دمشق میں برادر منیر الحصنی صاحب بھی اعلیٰ طور پر اپنے آپکو مندرجہ بالا صفات کا مصداق ثابت کر رہے ہیں۔ اور سب کچھ فراموش کر کے دیوانہ وار احمدیت کی ترقی کیلئے کوشاں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ان پر اپنے افضال کی بارش کرے۔ آمین ؀ خاکسار ڈاکٹر محمد رمضان۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر اسلام کیلئے جائداد یں وقف کرنیوالوں کی فہرست (۲)

۷۱۔ فضل کریم صاحب سکرٹری مال انجمن احمدیہ ٹھروہ ۔ پراویڈنٹ فنڈ اور پانچ بیگھے زمین ۔

۷۲۔ عبد الحی صاحب واقف زندگی منجانب عبد القیوم صاحب برادر خورد قادیان ۔ ساری جائیداد ۔

۷۳۔ حسام الدین حیدر صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس بنگال ۔ جائیداد بنگال میں دس ہزار روپیہ کی

۷۴۔ حافظ ملک محمد صاحب قادیان ساری جائداد

۷۵۔ حافظ مسعود احمد صاحب دار الرحمت قادیان " "

۷۶۔ صوفی غلام محمد صاحب سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ تحریک جدید قادیان احمد آباد سندھ ۳۲ ایکڑ و دو کنال جو خریدنے کی کوشش کر رہا ہوں۔

۷۷۔ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسحاق صاحب قادیان ۵۰۰ روپیہ کی زمین صوبہ بہار میں۔

۷۸۔ امۃ اللہ صاحبہ اہلیہ پیر صلاح الدین صاحب لائل پور دو کنال زمین دار الانوار

۷۹۔ چوہدری شریف احمد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان مکان رہائشی محلہ دار الرحمت

۸۰۔ بابو محمد ایوب صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر قادیان جائداد

۸۱۔ مولوی ظل الرحمن صاحب بنگالی مبلغ " جائداد و تنخواہ

۸۲۔ امیر الدین صاحب درزی دار الرحمت " مکان و آمد

۸۳۔ گلزار بیگم صاحبہ اہلیہ شریف احمد صاحب ریٹائرڈ سٹیشن ماسٹر نصف حصہ رہائشی مکان دار الرحمت

۸۴۔ مبارکہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبد الغفور صاحب قادیان ایک کنال زمین محلہ دار الرحمت

۸۵۔ محمد عبد اللہ صاحب سیالکوٹی قادیان مکان

۸۶۔ نیاز احمد صاحب نور " آمد و جائیداد

۸۷۔ سیٹھی خلیل الرحمن صاحب " جائداد

۸۸۔ پیر صلاح الدین صاحب لائلپور جائداد

۸۹۔ خدا بخش صاحب بیکسی فرش دار البرکات قادیان مکان خام

۹۰۔ چوہدری ظہور احمد صاحب کلرک تعلیم و تربیت قادیان کل جائداد

۹۱۔ استانی میمونہ صوفیہ صاحبہ قادیان مکان کا ۲/۳ حصہ

۹۲۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب " آمد و جائیداد

۹۳۔ اہلیہ سردار کرم داد خاں صاحب " زمین و مہر ایک ہزار

۹۴۔ شیخ محمد صاحب احمدی شرما " مکان

۹۵۔ بھائی محمود احمد صاحب احمدیہ میڈیکل ہال " جائداد

۹۶۔ سید محمد اقبال صاحب ہیڈ ماسٹر کرتارپور مکان واقع محلہ مسجد فضل قادیان۔

۹۷۔ غلام حیدر صاحب ڈار قادیان جائداد

۹۸۔ عطاء اللہ صاحب واقف دیہاتی مبلغین تحریک جدید دو مربعے زمین اور کچھ زمین بھائیوں کے ساتھ مشترکہ

۹۹۔ آمنہ بی بی زوجہ صوبیدار مظفر خان صاحب قادیان جائداد

۱۰۰۔ سید عبد اللہ شاہ صاحب (خدمت خلق) " جائداد و آمد

حضرت مصلح موعود کا سخت تاکیدی فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا وہ یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے۔ جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے" اس لئے آپ ہمارا اردو۔ انگریزی۔ گجراتی سستا لٹریچر منگوائیے۔ ہمیشہ اپنی جیب یا بیگ میں رکھئے۔ وقتِ تبلیغ "تحفہ" دیجئے دوسری راہ یہ ہے۔ کہ اپنے علاقے کے لوگوں یا لائبریریوں کے پتہ معہ قیمت روانہ فرمائیے۔ ہم یہاں سے ان کو روانہ کریں گے ؀

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

509

۱۰۱ سید بشیر احمد صاحب ۔ دارالانوار ۔ قادیان نصف حصہ جائداد
۱۰۲ چودھری نذیر احمد خان صاحب محلہ دارالرحمت ۔ قادیان ۔ ۶ گھماؤں زمین
۱۰۳ شیخ عبدالحق صاحب ریٹائرڈ انسپکٹر اشتمال اراضی قادیان زمین ومکان ۔
۱۰۴ قریشی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل قادیان جائیداد
۱۰۵ اہلیہ منشی محمد دین صاحب واصل باقی نویس قادیان جائیداد
۱۰۶ ۔ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ قادیان ۔ زیور و میک ورکس کا حصہ
۱۰۷ ۔ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب " جائیداد و آمد
۱۰۸ ۔ ماسٹر نذیر حسین صاحب پسر حکیم مرہم عیسیٰ صاحب ۔ قادیان ۔ ایک مکان محلہ دارالعلوم بعد وضع قرضہ
۱۰۹ شیخ عبدالواحد صاحب واقف تحریک جدید قادیان ۔ اپنی جائیداد اور ماہوار الاؤنس ۔
۱۱۰ زینب بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ عبدالواحد صاحب واقف قادیان ۔ کپڑے ۔ برتن ۔ زیور
۱۱۱ عبدالحی صاحب واقف زندگی ۔ قادیان ۔ دس مرلہ زمین
۱۱۲ ملک نصراللہ خان صاحب آئرن سٹیل مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان ۔ مکان ۔
۱۱۳ غلام احمد صاحب دارالبرکات قادیان ۔ ساری جائیداد ۔
۱۱۴ ۔ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ شیخ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ قادیان ساڑھے تین کنال زمین دارالانوار
۱۱۵ ۔ محمد دین صاحب ولد نورالدین صاحب قادیان جائیداد
۱۱۶ ۔ سردار بیگم صاحبہ قادیان ۱/۹ حصہ مکان (یہ لطور وصیت ہے)
۱۱۷ حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب قادیان مکان ۔ زمین ونقد ۔
۱۱۸ محمد عبداللہ صاحب بھاگی والیہ محلہ ناصر آباد ۔ قادیان ۔ مکان دوصد روپیہ ۔ تنخواہ
۱۱۹ ۔ عبدالرحیم صاحب پراچہ ۔ قادیان جائیداد ۔
۱۲۰ ۔ مولوی عبدالرحیم صاحب درد ۔ قادیان ۔ جائیداد
۱۲۱ ۔ میاں محمد احمد خان صاحب دارالسلام قادیان ۔ جائیداد کارخانہ وغیرہ
۱۲۲ ۔ نور احمد صاحب چغتائی ۔ قادیان ۔ جائیداد
۱۲۳ ۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ خلیل احمد صاحب ناصر قادیان ۔ زمین ۔ زیور حصص ۔

۱۲۴ ۔ مولوی عبداللہ صاحب اعجاز ۔ قادیان ۔ آمد و جائیداد
۱۲۵ ۔ مرزا برکات احمد صاحب پسر مرزا برکت علی صاحب قادیان مکان
۱۲۶ ۔ صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب قادیان کوٹھی وحصص کارخانجات
۱۲۷ ۔ بیگم صاحبہ مرزا ناصر احمد صاحب قادیان ۔ حصص کارخانہ جات
۱۲۸ ۔ چودھری ابوالخیر صاحب جہلم ۔ چک نمبر ۱۰۵ میں ۱/۲ مربع زمین
۱۲۹ ۔ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب ۔ لاہور ۔ احمد آباد میں زرعی زمین ۹۶ ایکڑ ۵۳ زمین قادیان جائیداد وحصہ کارخانہ ۔
۱۳۰ ۔ خلیفہ صلاح الدین صاحب قادیان ۔ جائیداد وحصہ کارخانہ
۱۳۱ ۔ چودھری مشتاق احمد صاحب واقف تحریک جدید ۔ قادیان ۔ ۱/۲ مربع زمین و ۲ ۱/۲ کنال قادیان میں ۔
۱۳۲ ۔ فضل حق وعبدالغنی صاحبان ۔ دارالبرکات ۔ قادیان ۔ جائیداد
۱۳۳ ۔ سیٹھ محمد اعظم صاحب حیدر آباد دکن ۔ جائیداد
۱۳۴ ۔ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت ڈاکٹر شفیق علی صاحب صابر قادیان ۔ ۲۲ گھماؤں ۔
۱۳۵ ۔ مریم صاحبہ اہلیہ حافظ روشن علی صاحب مرحوم ۔ قادیان ۔ مکان وزمین ۔
۱۳۶ امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مالی محمد عبداللہ صاحب ۔ دارالفضل قادیان ۔ زمین ۔ زیور ۔ مہر ۔
۱۳۷ ۔ ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب دارالعلوم ۔ قادیان ۔ جائیداد و مکان و زمین
۱۳۸ ۔ محمد اسمٰعیل صاحب بی ۔ ٹی ۔ آئی ۔ ٹی ۔ آئی ۔ ہائی سکول قادیان ۔ جائیداد ۔ زمین وتنخواہ
۱۳۹ ۔ بشیر احمد صاحب کھدی ۔ قادیان ۔ جائیداد
۱۴۰ ۔ محمد شریف صاحب ٹیلیفون اپریٹر ۔ گورداسپور مکان ودکان

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے سابق اور موجودہ ہیڈ ماسٹر صاحبان کے اعزاز میں دعوت

قادیان ۲۹ ۔ جون ۴۴ء ۔ کل ۱/۲ ۷ بجے شام تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سٹاف ایسوسی ایشن کی طرف سے اخوند عبدالقادر صاحب ایم اے کے سکول کی ہیڈ ماسٹری سے سبکدوش ہوکر تعلیم الاسلام کالج میں لیکچرار مقرر ہونے پر اور مکرم سید سمیع اللہ صاحب بی اے بی ٹی کے ہیڈ ماسٹر ہونے کے اعزاز میں ایک پارٹی دی گئی ۔ مجلس کی صدارت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے فرمائی ۔ تلاوت کے بعد ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی اے سابق سکرٹری نے سابق ہیڈ ماسٹر (اخوند عبدالقادر صاحب) کو الوداعی ایڈریس پیش کیا ۔ پھر شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے سکرٹری سٹاف ایسوسی ایشن نے مکرم سید سمیع اللہ صاحب ہیڈ ماسٹر کی خدمت میں خوش آمدید کا ایڈریس پڑھا جس میں سٹاف کی طرف سے تعاون اور فرمانبرداری کا یقین دلایا ۔ دونوں نے جوابی تقریریں کیں جنہیں سٹاف کا شکریہ ادا کیا ۔ اور بزرگوں سے درخواست دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اپنے حلقہ کار میں سلسلہ کی خاص اور تندہی سے خدمت کرنے کی توفیق دے ۔ (بقیہ دیکھئے صفحہ ۶ کالم ۴ پر)

خریداران الفضل کی خدمت میں

گزارش

جن احباب کا چندہ الفضل ۲۰ ر جولائی ۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے ان کی خدمت میں وی ۔ پی ۵ ر جولائی کو ارسال کردیئے جائیں گے ۔ احباب چندہ بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں یا وی ۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں ۔

منیجر الفضل

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم جولائی ۴۴ء کی تاریخ سے اور اس کے بعد کی تاریخوں میں مندرجہ ذیل ٹرینوں کے اوقات اس طرح پر تبدیل کئے جائیں گے

ٹرین کا نمبر	سٹیشن روانگی	وقت روانگی	سٹیشن جہاں پہنچے گی	وقت آمد
۲۱ ۔ اپ	اتھل پور	صبح سات بجکر ۲۰ منٹ	لاہور	صبح ۹ بجکر ۵ منٹ
۱۰۴ ۔ ڈاؤن	اکلانہ	شام ۶ بجکر ۲۲ منٹ	سیداں کھیدر	شام کے ۶ بجکر ۴۱ منٹ
۱۰۷ ۔ اپ	حصار	دن کے ۲ بجکر ۱۵ منٹ	جیکھل	شام کے ۴ بجکر ۴۰ منٹ
۱۰۸ ۔ ڈاؤن	دینانگر	رات کے ۱۱ بجکر ۱۰ منٹ	پٹھانکوٹ	رات کے ۱۱ بجکر ۵۵ منٹ
۱۵۷ ۔ اپ	قادیان	شام کے ۶ بجکر ۲۰ منٹ	بٹالہ	شام کے ۶ بجکر ۵۴ منٹ
۳۱۰ ڈاؤن	بٹالہ	دن کے ۱۲ بجکر ۴۴ منٹ	قادیان	دن کے ۱ بجکر ۱۵ منٹ
۹۸ ڈاؤن	چک عبداللہ	رات کے ۱۱ بجکر ۳۳ منٹ	بھاول نگر	رات کے ۱۲ بجکر ۲۰ منٹ
۹۷ ۔ اپ	مدریسہ	رات کے ۱ بجکر ۵۶ منٹ	چشتیاں	رات کے ۳ بجکر ۲۰ منٹ

(۲) مندرجہ ذیل مقامات پر جو ٹرینیں ٹھہرتی تھیں ، اب نہیں ٹھہریں گی :-
۱۰۸ ڈاؤن پرمانند اور جیکولاری پر نہیں ٹھہرے گی ۔
۲۹۶ ڈاؤن ساہیوالا پر نہیں ٹھہرے گی ۔
۱۵۷ ۔ اپ اور ۳۱۰ ڈاؤن وڈالہ گرنتھیاں پر نہیں ٹھہریں گی
۹۷ ۔ اپ اور ۹۸ ڈاؤن مدریسہ میں نہیں ٹھہریں گی

(۳) نئے مقام جہاں ٹرین ٹھہرے گی
۹۷ ۔ اپ ۔ چک عبداللہ پر ٹھہرے گی
۹۸ ۔ ڈاؤن چک عبداللہ پر ٹھہرے گی ۔

(۴) درمیانی سٹیشنوں پر ٹرینوں کی آمد و رفت کے اوقات کے متعلقہ اسٹیشن ماسٹروں سے دریافت کیجئے

چیف اپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ

اٹھرا کا مجرب علاج

حب اٹھرا جسبڑڈ

جو مستورات اسقاط کی مرض میں مبتلا ہوں ۔ یا جن کے بچے چھوٹی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں ان کے لئے حب اٹھرا رجسٹرڈ نعمت غیر مترقبہ ہے ۔ حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ شاہی طبیب سرکار جموں وکشمیر نے آپ کا تجویز فرمودہ نسخہ تیار کیا ہے ۔ حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال سے بچہ ذہین ۔ خوبصورت ۔ تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو اس دوا کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے ۔
قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ ایک دم منگوانے پر بارہ روپے
حکیم نظام جان شاگرد حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح اول رض دواخانہ معین الصحۃ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی ۲۸ جون۔ گاندھی جی نے وائسرائے ہند کو جو خط لکھا تھا۔ اس کے سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ حکومت کانگرس ورکنگ کمیٹی کے ممبروں کو رہا نہ کرے گی۔ البتہ گاندھی جی کو اجازت دیدے گی کہ وہ ممبروں سے مل کر تبادلہ خیالات کر سکیں۔

دہلی ۲۸ جون۔ محکمہ وار ٹرانسپورٹ نے حکم دیا ہے کہ بغیر اجازت گھوڑے ایک سے دوسری جگہ نہ لے جائے جائیں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ملک کے کئی اہم مقامات پر گھوڑ دوڑ کا خاتمہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۸ جون۔ اٹلی کے محاذ جنگ پر ملک معظم کے بھتیجے لارڈ سلیس زخم ہونے کے بعد دشمن کے ہاتھوں گرفتار ہو گئے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ کہا جاتا ہے کہ مارشل چیانگ کائی شیک نے مسٹر ویلس نائب صدر جمہوریہ امریکہ سے واضح طور پر کہا کہ امریکہ کو چاہیئے۔ برطانیہ پر دباؤ ڈالنے کہ وہ ہندوستان کو سیاسی آزادی دیدے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ برطانیہ اور جرمنی میں ایک معاہدہ ہوا ہے۔ جسکے رو سے ایک ہزار سویلین نظر بندوں کا تبادلہ کیا جائے گا۔ جرمنی میں بعض ہندوستانی نظر بند بھی ہیں۔ جو اس تبادلہ میں آزاد ہو سکیں گے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ مسٹر چرچل نے دارالعوام میں بیان کیا کہ اٹلی کی جنگ میں ۱۴ ہزار سپاہی ہلاک ۳ ہزار مفقود الخبر اور ۴۰ ہزار مجروح ہو گئے ہیں۔ گویا اتحادی نقصان کی میزان ۶۷ ہزار ہے۔

لنڈن ۲۸ جون۔ ایک جرمن سائنس دان نے ایسا تیز رفتار ہوائی راکٹ ایجاد کیا ہے کہ جو ۴۵ منٹ میں برلین سے نیویارک۔ ۱۱ منٹ میں ماسکو۔ اور چھ منٹ میں لنڈن پہنچ جائے گا۔ جنگ کے بعد یہ راکٹ عام ہو جائے گا۔

لنڈن ۲۸ جون۔ جرمنی کے اڑنے والے بموں کے مقابلہ کے دو مؤثر ذرائع دریافت کئے گئے ہیں۔ اور اب گویا ان پر قابو پا لیا گیا ہے۔

پشاور ۲۸ جون۔ صوبہ سرحد کے ڈائرکٹر محکمہ زراعت محمد اسلم خان صاحب کو غبن اور رشوت ستانی کے الزام میں موقوف کر دیا گیا ہے۔ اب انہیں صوبہ سرحد میں ملازمت نہ مل سکے گی۔

شملہ ۲۸ جون۔ حکومت ہند کے فوڈ ممبر سر جے۔ پی سری واستو نے گورنر پنجاب سے ملاقات کی۔ اور پنجاب سے خوردنی اجناس حاصل کرنے کے متعلق بات چیت کی۔

چنکنگ ۲۸ جون۔ جاپانیوں نے چنگ شا سے بڑھتے ہوئے پوسین اور ہنشان دو مزید شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔

لاہور ۲۸ جون۔ کہا جاتا ہے کہ ملتان سیالکوٹ۔ جالندھر اور لدھیانہ میں بھی عنقریب راشن سسٹم شروع ہونے والا ہے

لاہور ۲۸ جون۔ حکومت ہند نے امونیا سلفیٹ کی تیاری کے لئے جن برطانی ماہرین کو دعوت دی ہے۔ حکومت پنجاب نے اپنے صوبہ میں بھی انکے بھیجے جانے کی درخواست کی ہے۔ چونکہ اس صوبہ میں کوئلہ اور کھریا مٹی عام ہے اس لئے ممکن ہے امونیا سلفیٹ کی تیاری کے مرکز اس صوبہ میں قائم کئے جائیں۔

بمبئی ۲۸۔ صوبہ ہذا میں تیار شدہ کاغذ کے صوبہ سے باہر جانے کی حکومت نے ممانعت کر دی ہے

لنڈن ۲۸ جون شیربورگ کی جنگ میں جرمن فوج کا کمانڈر نیز بحری کمانڈر دونوں گرفتار ہو گئے ہیں۔ جرمن پیدل اور بحری فوج کا بڑا حصہ تباہ ہو چکا ہے۔ صرف گزشتہ تین روز میں چار ہزار جرمن ہلاک اور ۱۵ ہزار گرفتار ہوئے ہیں۔

ماسکو ۲۸ جون۔ ایک روسی اعلان میں کہا گیا ہے کہ اب تک جنگ میں ایک کروڑ بیس لاکھ روسی سپاہی ہلاک ہو چکے ہیں

لاہور ۲۸ جون۔ انجمن انسداد تپ دق کی ایک رپورٹ مظہر ہے کہ ۱۹۴۳ء میں ہندوستان میں پانچ لاکھ سے زیادہ اشخاص تپ دق سے مرے ہیں

کلکتہ ۲۸ جون۔ حکومت ہند نے فوڈ ممبر سر جے۔ پی سری واستو نے مسلمانان پنجاب و سندھ کو اس بات کی اجازت نہیں دی۔ کہ وہ اپنی زائد گندم مسلمانان حجاز کی امداد کے لئے بھیج سکیں۔ یہاں مسلم لیگ کے زیر اہتمام ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سر موصوف پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے وائسرائے سے مطالبہ کیا گیا کہ انہیں برطرف کر دیں۔

لنڈن ۲۹ جون۔ نارمنڈی میں کان کے لئے بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ اتحادی ٹینک اور پیدل فوج اسے باقی جرمن قلعہ بندیوں سے کاٹنے کے لئے بڑے زور کے حملے کر رہی ہے۔ جنوب مغرب میں برطانوی فوج سات میل آگے بڑھ گئی ہے۔ جرمن اتحادی پیشقدمی کو روکنے کے لئے ادھر ادھر کمک لا رہے ہیں۔ کل دن بھر دشمن نے بہت سخت مقابلہ کیا۔ مگر کوئی خاص کامیابی حاصل نہ کر سکا۔

ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ شیربورگ میں کل تک تیس اور ۴۰ ہزار کے درمیان جرمن پکڑے گئے ہیں۔ اب وہاں جرمنوں نے مقابلہ بند کر دیا ہے مگر ایک جگہ سے جرمن توپیں ہماری توپوں کا جواب دیتی رہیں۔ مشرق میں پانچ میل کے فاصلہ جس ہوائی اڈے پر جرمن لڑ رہے تھے۔ وہ بھی ان سے لے لیا گیا ہے۔ اب جزیرہ کے شمال مشرق اور شمال مغرب میں دشمن مقابلہ کر رہا ہے کل موسم خراب تھا۔ اس لئے برطانوی طیاروں نے صرف گشتی پرواز کی۔ مگر امریکن بمباروں نے پیرس کے شمال مشرق میں تین ہوائی اڈوں اور ریلوے یارڈوں کو نشانہ بنایا۔

لنڈن ۲۹ جون۔ کل ہاؤس آف لارڈز میں نائب وزیر ہند نے انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں ترمیم کا ایک بل پیش کیا۔ جس کی ایک دفعہ یہ ہے۔ کہ سیکرٹری آف سٹیٹ کے مشیروں کی تعداد کم کر دی جائے۔ ایک اور دفعہ میں وائسرائے ہند اور کمانڈر انچیف کو اختیار دیا گیا ہے کہ وہ زیادہ بار رخصت پر انگلستان آسکیں۔ موجودہ قانون کے مطابق وہ پانچ سال میں صرف ایک بار آسکتے ہیں۔

دہلی ۲۹ جون۔ حکومت ہند نے جوتوں کی قیمتیں مقرر کر دی ہیں۔ جو جوتے ماپ دے کر بنوائے جائیں یا بیرونی ملکوں سے آئیں وہ مستثنیٰ ہوں گے۔ ان کی قیمتوں پر کنٹرول زیادہ نفع اندوزی کے انسداد قانون کے ماتحت ہو سکے گا۔ جوتوں کی عام دس قسمیں مقرر کر دی گئی ہیں۔ اور قیمت دو روپے سے بیس روپے تک مقرر کر دی ہے۔

دہلی ۲۹ جون۔ انڈین کمیفرٹس فنڈ کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ہر ہفتہ جنگی قیدیوں کے لئے پارسل جرمنی بھیجے جاتے ہیں۔ اپریل ۱۹۴۳ء سے مارچ ۱۹۴۴ء تک چھ لاکھ ۶۷ ہزار پارسل کپڑوں وغیرہ کے اور ۴۴ ہزار سے زیادہ کھانے پینے کی چیزوں کے بھیجے گئے

دہلی ۲۹ جون۔ شمالی برما میں موگانگ پر قبضہ کے بعد اتحادی فوج اب بچے کھچے جاپانیوں کا صفایا کر رہی ہے۔ بہت سا جنگی سامان بھی ہاتھ آیا ہے۔ چھ میل شمال مشرق میں نامیتی کے شہر پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ جو مچینا موگانگ ریلوے پر ہے۔

حب جواہر مہرہ عنبری:۔ دل و دماغ کیلئے نہایت مقوی ہیں۔ قیمت عمر کی چار گولیاں

طبیہ عجائب گھر قادیان

بقیہ صفحہ ۵

آخر میں حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب نے قیمتی نصائح فرمائیں۔ آپ نے اخوند عبدالقادر صاحب سے یہ خواہش کی کہ کالج میں طلباء کو انگریزی زبان سکھانے پر خاص زور دیا جائے۔ اور شاہ صاحب کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ سکول میں بہت زیادہ محنت کرنے اور محنت کرانے کی ضرورت ہے تاکہ طلباء کی تعلیمی حالت بہتر ہو بعض اور نقائص کی اصلاح کی طرف توجہ دلانے اور بعض معاملات میں رہنمائی فرمانے کے بعد تقریر ختم کرتے ہوئے حضرت میر صاحب نے حضرت مولوی شیر علی صاحب کی خدمت میں دعا کرنے کی درخواست کی۔ جس پر یہ تقریب ختم ہوئی۔

دوا خانہ خدمت خلق کی ادویہ کے متعلق

ایک قابل قدر شہادت

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"دوا خانہ خدمت خلق کی بعض ادویہ مفرد اور مرکب خریدنے اور تجربہ کرنے کا مجھے موقع ملتا رہا ہے۔ تمام ادویہ کو اصلی مفید اور عمدگی سے تیار شدہ اور واجبی قیمت پر پایا گیا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس دوا خانہ کو برکت دے"

مفردات و مرکبات ملنے کا پتہ

دوا خانہ خدمت خلق قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah